بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی ۔۔۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

گر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Registered No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ و ہلش ز جام ۔۔۔

ضمیمہ درس قرآن مجید

جلد ۱۲ | ۲ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۲۱ مگھر ۔۔۔ | نمبر ۲۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کے نام

پہلا خط جو سویز سے دیار محبوب کو جاتے ہوئے لکھا

سیدنا و امامنا

السلام علیکم - کل ہم بہ خدا کے فضل سے آگئے اور خواب جو میں نے لکھی تھی - اُس کی تصدیق بھی ہوگئی - کیونکہ جو جہاز آج پیر کو جاتا تھا اُس میں جگہ نہیں مل سکی اور وہی جواب ملا کہ ٹکٹ سب جہاز کے ختم ہوچکے ہیں - کسی اگلے جہاز پر جگہ بنادی جائیگی - ایک جہاز کل منگل اور انتیس ۲۹ اکتوبر کو جاتا ہے اس کے ٹکٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں - لیکن بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - کیونکہ ہزارہا حاجی یہاں ہم سے پہلے آیا پڑا ہے - آج کل مصر سے حجاج کے لئے روزانہ ایک دو جہاز روانہ ہوتے ہیں اور آخری جہاز وہ ہے جس پر پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اُس پر آتے تو غالب تھا کہ رہ جاتے - اب بھی کہ آٹھ ہفتہ پہلے آگئے ہیں جگہ ملنے کی دقت ہو رہی ہے - مصر سے اکتر ہزار ۷۱۰۰۰ حاجی کے لئے ٹکٹ شائع ہوچکا ہے -

کل پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی میرے ساتھ اور سوا ایک تو کوئی یورپین تھا اور چار مسلمان وہ بدوی روسا تھے جنوبی حصہ مصر کے اور ایک محکمہ تار کا کوئی افسر تھا اور ایک ریلوے کا انسپکٹر - ان سے گفتگو ہوتی آئی اور میں نے انہیں موجودہ حالت اسلام پر توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح مذہبی اور دنیاوی دونوں طور سے مسلمان گر رہے ہیں اور مسیحی غلبہ پاتے جارہے ہیں - اور پھر وفات مسیح کا مسئلہ اور حضرت صاحب کا دعویٰ پیش کیا اور اتحاد کی ضرورت اور تعلق باہمی کے بڑھانے پر زور دیا - قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان میں سے جو شخص محکمہ تار کا افسر تھا - وہ عربی زبان کے علاوہ انگریزی - فرانسیسی اور اٹلی کی زبانیں جانتا تھا خدا کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوا کہ ان سب نے قریباً مجھ سے میرا پتہ لکھوا لیا اور اس شخص نے جو کئی زبانیں جانتا تھا وعدہ کیا - کہ میں ان سب خیالات کو اخبار العلم میں جو یہاں کا روزانہ اخبار ہے شائع کرونگا اور آپ سے ان باتوں کی نسبت آئندہ خط و کتابت کرتا رہونگا - پھر وہ میرے ساتھ سب اسباب لایا اور ایک لوکنڈہ تک ساتھ گیا کے اطمینان کرکے کہ اب کوئی تکلیف نہ ہوگی - پھر اپنے کام کو گیا - ورنہ سویز میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی یہ خدا ہی کا فضل ہے - اُس نے یہ بھی اپنے دوسرے ساتھی سے جو ریل کا انسپکٹر تھا فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ اس قسم کی ایک انجمن قائم کریں جس کی غرض اشاعت اسلام اور اتحاد بین المسلمین ہو - میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے آج اس قدر سردرد تھی کہ دن کو سونا پڑا - جس سے طبیعت پر اور بھی برا اثر پڑا - آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ ناصر کچھ بیمار ہیں - - - - - - - - - - - - - - - - - نہ معلوم خواب کی کیا تعبیر ہے لیکن حضور دعا فرماویں - عورتوں کو خاوندوں کی جُدائی کا بھی ایک صدمہ ہوتا ہے اور اس سے جسمانی بیماریوں کا بھی ایک خطرہ ہوتا ہے - دعا کی سخت ضرورت ہے - حضور کی دعا سے اس وقت تک ہر جگہ اللہ تعالیٰ بااخلاق لوگوں سے ہی پالا ڈالتا رہا ہے - عرب صاحب بھی تبلیغ میں مشغول رہتے ہیں - والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد از سویز

دوسرا خط جو جدہ پہنچکر ۲ نومبر ۱۹۱۲ء کو لکھا :-

سیدی و آقائی و استاذی

السلام علیکم - کل تاریخ یکم نومبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گئے - کل جس وقت اُترا ہوں - گو میرا بدن بہت گرم تھا اور سخت سردرد ہو رہی تھی - لیکن چونکہ دوسرے جہاز کے مسافروں کو دیکھا نہیں جاتا - اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی اور بغیر کسی مزاحمت کے گذر گئے - میرا خیال تھا کہ میر صاحب اس وقت تک پہنچ گئے ہوں گے لیکن معلوم ہوا کہ وہ اب تک نہیں پہنچے کیونکہ ان کا جہاز ابھی دو دن تک آئیگا - سو انشاء اللہ تعالیٰ وہ یا تو آج تشریف لائیں گے یا کل - میں انشاء اللہ جدہ میں ان کا انتظار کرونگا - اور جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے ساتھ ملکر انشاء اللہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوں گے - عرب صاحب بخیر و عافیت ہیں میری صحت بدستور کمزور ہے - بہت خفیف سی کھانسی ہے اور

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

✻ ۲۷ - اکتوبر

✝ نومبر ہے - کیونکہ لفافہ پر جدہ کی مہر ۲ نومبر کی ہے -

...لیا اس لئے کچھ نہیں
...س سے معلوم ہوتی
...یٹ میں درد ہوجاتی ہے

...سے ملاقات ہوئی تھی
...مصر کی زبان ایسی ہے
...ہوا کہ بہت ہی خراب
...نا تو کارسے دار دیتے
...لیکن اکثر اوقات
...سمجھا الفاظ بھی بدل
...پانچ سال میں بھی زبان
...می بھی ملے۔ ان کی
زبان بھی ویسی ہی ... ...یں سے بڑے بڑے
آدمی تھے لیکن چونکہ زیادہ مدت رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ابھی درست رائے قائم نہیں کرسکے۔ اب یہاں جدہ میں اسوقت تک جتنے آدمیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ خوب زبان فصیح بولتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کل تک یہ رائے قائم رہتی ہے یا نہیں۔ جو عرب قادیان میں دیکھے تھے۔ اُن سے اِن کی زبان مختلف ہے کل ایک دس گیارہ برس کے لڑکے نے کہا کہ

مراکب الحجاج تکون مشحونا

مشحون کا لفظ اس سے سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ قرآن کریم کا لفظ ہے۔ مصر میں بہت سے لوگوں سے سُنا کہ کہتے تھے اربعہ یوم۔ ستہ یوم۔ خمسہ یوم یہاں ایک اور لڑکے نے کہا اربعۃ ایام۔ وہاں کسی پڑھے لکھے آدمی کے مُنہ سے بھی ایام نہیں سنا۔ یہ ہی کہتے تھے میاں ابوبکر صاحب بتلاتے ہیں کہ مکہ کی زبان یہاں سے بھی صاف ہے۔ ہاں مصر کے لوگوں سے اور دوسروں سے یہ سُنا ہے کہ مصر میں لغت اور حدیث کے بعض بڑے بڑے عالم ضرور موجود ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو مصر سے آدمی یہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے کہ ایک دو سال تک متواتر رہ کر ان لوگوں سے تعلیم حاصل کرے میرے جیسا آدمی جس کا ارادہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سفر میں خرچ کرنیکا تھا ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ میں تو اگر نیت حج نہ کرلیتا تو یہ سفر میرے لئے مشکل ہوجاتا اس قسم کی غفلت دُنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ہندوستان دین کے لحاظ سے سب ملکوں سے بڑھا ہوا ہے اور قادیان تو ایک رحمت ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دین کی ضرورت کو ہی لوگ نہیں سمجھتے۔ مصر کے چار دن کے قیام اور دوران سفر جہاز میں بہت سے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ بہت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تبلیغ کی اُن کو ضرورت ہے جو جھوٹ پر ہیں۔ اور جو حق پر ہیں۔ اُن کو تبلیغ کی کیا حاجت۔ اگر کوئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہم تو الحمدللہ مسلمان ہیں۔ جب ان کو سمجھایا گیا تو حیران ہوئے اور اقرار کیا کہ ابتک ہم ضرورت تبلیغ کو سمجھے ہی نہیں تھے اور کبھی خیال بھی نہیں کیا۔

اگرچہ چار ہی دن ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن جہاز میں تین دن مصریوں کا ہی ساتھ رہا اور مصر سے اچھے اچھے لوگ سب بلاد کے حج کو جارہے تھے۔ سب سے میں نے ملاقات کی۔ چونکہ ان میں ہماری نسبت تعصب نہیں اس لئے کچھ مخالفت کے بعد مان لیتے ہیں اور زیادہ ہٹ نہیں کرتے اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد محبت کرنے لگ جاتے تھے اور بُلا بُلا کر گفتگو کرتے تھے باوجود اس کے کہ وہ لوگ عرب ہونے پر افتخار کرتے ہیں۔ لیکن تمام تھرڈ کلاس والے عرب صاحب کو اپنا شیخ بنا بیٹھے تھے اور ہر ایک ان سے آکر فتوٰی پوچھتا تھا اور مناسک حج دریافت کرتا تھا اور سیکنڈ فسٹ والے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ خصوصاً جہاں مصری جہاں ملتے گفتگو شروع کردیتے اور بُلا کر پاس بٹھا لیتے مگر قہوہ اور کافی کی عادت نہ تھی۔ اس لئے ان لوگوں کو بہت تکلیف اور حیرت ہوتی تھی۔ کیونکہ میں ان کا ساتھ نہ دے سکتا تھا۔ قہوہ کی ایک پیالی تو خیر پینی آسان ہے۔ لیکن کافی پینا تو بہت مشکل کام ہے کافی سخت کڑوی چیز ہے۔ وہ اس پر حیران ہوتے اور مجھ پر رحم کرتے تھے کہ یہ اس نعمت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ کیا ہندوستانی کافی نہیں پیتے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے۔

حج کی قدر اور اس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہوسکتی۔ واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سیکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور اُن کی لبیک لبیک کی آواز سُن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی کہ اندازہ سے بڑھکر رسول کریم کے کمالات پر تعجب آتا تھا کہ مکہ سے اُٹھکر اس نور نے دُنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کردیا۔ آخر وہ کیا قوت قدسی تھی۔ جس نے کروڑوں نہیں اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتا دیا۔ رابغ پر پہنچتے وقت جب لبیک لبیک کا نعرہ اُٹھا اور میں نے ترکوں کو لبیچ لبیچ کہتے سُنا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے۔ لیکن آنحضرت کی دعاؤں آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھا دی۔ رابغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دُعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہوگئے اور نہائت دردِ دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیجدیئے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اس وقت میں نے اپنے لئے۔ حضور کے لئے۔ حضور کے خاندان کے لئے۔ اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احباب قادیان۔ احمدیوں اور بہر حالت اسلام کے لئے بہت دیر دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین آمین کہتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں حیران ہوں کہ

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

کونسی بات تھی کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی۔ فضل! فضل!! فضل!!!

دعا کی بہت ضرورت ہے۔ گو اس ملک میں دل خوش ہے لیکن جسم بیمار ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاءاللہ مدینہ سے شام کے راستہ جنوری یا فروری کو واپس ہندوستان روانہ ہوجاؤں۔ ومن اللہ التوفیق۔ والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

جہاز فیروزی آگیا۔ میر صاحب کو ملنے جارہے ہیں۔

کلام امیر اس ہفتے کے اخبار کے ساتھ شائع نہیں ہوسکا اطلاعاً کہا جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط جدّہ سے اور اس کے بعد مکّہ معظمہ سے آئے ہیں۔ حضرت میر صاحب بھی جدہ سے ان کے ہمراہ ہیں اور مولوی فاضل حاجی عرب عبدالحی صاحب بھی بخیریت ہیں۔ جدہ میں برادر ابوبکر صاحب عرب احمدی کے پاس مقیم ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ یہ قافلہ بعد حج مدینہ منورہ میں دعائیں کرتے ہوئے اور اشرف الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہوئے واپس ہندوستان آجائے گا غالباً میاں صاحب اب مصر نہ جائیں گے۔ جو کام اس سفر میں حضرت میاں محمود احمدؐ صاحب نے کیا ہے وہ دراصل انہیں کا کام تھا۔ جس پر درد دل کی دعاؤں کی توفیق انہیں عطا ہوئی ہے اور جس کثرت سے ہوئی ہے ان سے یقین ہوتا ہے کہ وہ دعائیں ہی تھیں اور وہ قبولیت کے اوقات ہی تھے۔ جو پہلے سے آپ کو اس سفر کے واسطے آمادہ کر رہے تھے۔ پھر جس ہمت اور قوت ایمانی سے آپ نے تبلیغ حق کا کام کیا ہے اس نے قوم کے اُن افراد کے واسطے جو تبلیغ کے واسطے شوق اور درد اپنے اندر رکھتے ہیں استقلال و عزم کا ایک نمایاں نمونہ قائم کر دیا ہے۔ جہاز کے دہریہ آریہ ہندو۔ عیسائی اور مادہ پرست۔ مصر و عرب کے مسلم جن سے ملنے کا اتفاق ہوا اور جن سے بات کرنے کا موقعہ ہوا ان پر صداقت رسالت محمدیہ و احمدیہ کی روشن کرنوں میں ہستی باری تعالےٰ کے اثبات کی طرف راہنمائی کیا گیا۔ بہت ان زبردست دلائل کے قائل ہوئے اور قادیان آنے یا خط و کتابت کرنے کے واسطے ایڈریس لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگلے دن فرماتے تھے۔ میاں صاحب نے اس سفر میں بہت تبلیغ کی ہے بڑا کام کیا ہے۔ بہت بڑا کام کیا ہے" اللہ تعالےٰ ہی ان کو جزائے خیر دے اور ان کے درجات میں ترقی کرے اب میں میاں صاحب کے دو خط درج ذیل کرتا ہوں۔

مکرمی ... ... صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل سے مصر سے ہوکر احرام کی حالت میں جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ احباب قادیان کے لئے۔ احمدی جماعت اور حالت اسلام کے لئے اِسقدر دُعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ میںنے احمدی جماعت کے لئے اس سفر میں اس قدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ان کا اندازہ لگا سکیں۔ تو ان کے دل محبت سے پگھل جائیں۔ لیکن لا یعلم اسرار القلوب لا اللہ۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب قادیان و دیگر احمدی برادران بھی میرے لئے دعائیں کرتے ہوں گے۔ تبلیغ کے متعلق بھی بڑی کامیابی معلوم ہوتی ہے۔ لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں۔ عام ضروریات اسلام اور سلسلہ کے متعلق میں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کرینگے اور مجھ سے خط و کتابت کرینگے۔ اگر کوئی ان بلاد میں اگر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہو۔ کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں۔ فی الحال پوسٹماسٹر مدینہ کی معرفت مجھے خط مل سکے گا اور یکم دسمبر کے بعد لکھنے پر سکندریہ یا قاہرہ تھامس کک اینڈ کو کی معرفت۔ یہ پتہ اخبار میں شائع کر دیں تاکہ اگر کوئی دوست خط لکھنا چاہے۔ تو لکھ سکے

والسلام خاکسار مرزا محمود احمدؐ

منشی فرزند علی صاحب کو۔ مولوی سیّد سرور شاہ صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ قاضی سید امیر حسین صاحب۔ شیخ عبدالرحمان صاحب لاہوری و قادیانی۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ حکیم محمد عمر صاحب۔ پیر منظور محمد صاحب۔ شیخ عبدالرحیم صاحب۔ شیخ اسماعیل سرساوی صاحب۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب۔ شیخ غلام احمد صاحب اور دیگر کل احباب قادیان کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ رحم اللہ علینا وعلیکم۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ

مکرمی ... ... صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۸ نومبر کو میر صاحب سمیت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور عمرہ ادا کیا۔ زیارت بیت اللہ کے وقت۔ دخول مکہ کے وقت بھی صفا و مروہ کے وقت اہل قادیان اور جماعت احمدیہ اور حالت اسلام کی درستی کے لئے بہت دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے بہت توفیق دی۔ آپ زیارت بیت اللہ اور دونوں وقت یاد آگئے۔ جس قدر ہو سکا دوستوں کے نام لے لے کر دعائیں کیں۔ ایکماہ سے قادیان کے حالات سے بے خبر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خط سے آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مصر جانا مشکل ہے اور غالباً مدینہ منورہ سے واپس لوٹنا ہوگا۔ میں اسے بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت سمجھتا ہوں۔ سب احباب احمدیہ کو السلام علیکم و السلام

خاکسار مرزا محمود احمدؐ۔

حضرت فاضل

حاجی عرب صاحب اپنے عربی خط میں تحریر فرماتے ہیں (۱) ہم پورٹ سعید پہنچے وہاں ایک رات رہ کر بابور البر (ریل) میں سوار ہو کر سویز آئے۔ وہاں دو رات رہ کر جدہ کو روانہ ہوئے۔ یکم نومبر حاجی ابوبکر کے گھر اترے۔ میر صاحب ملے۔ گویا ہم قادیان پہنچ گئے۔ جہاز میں سوار جب رابغ کے مقابل پہنچے تو ایک شخص نے پکار کر لے حاجیو احرام باندھو۔ اسپر تمام اہل جہاز نے اللھم لبیك لبیك لا شریك لك کی آوازیں بلند کیں۔ ایک عجیب سماں تھا۔ توحید کے نعروں سے آسمان گونج اٹھا سب نے احرام باندھا۔ نماز پڑھی دعائیں کیں اہل قادیان کے لئے اور سب احمدیوں کے لئے (۲) ۸۔ نومبر مغرب کے قریب حرم شریف میں داخل ہوئے سب احمدی بھائیوں اور دوسرے مسلمانوں کے واسطے دعائیں کیں۔ طواف کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے۔ بھائی ہمارے لئے دعائیں کریں۔

حکیموں اور ویدوں کی خدمت میں التماس

عرصہ تین سال سے ہندوستان کے طبابت پیشہ اصحاب کی ایک کانفرنس ان اغراض کے لئے قائم ہے کہ طب یونانی اور آیورویدک کو موجودہ زمانہ میں ہر ایک طرح باوقعت اور کامیاب بنانے کے لئے اسباب مہیا کرے حکیموں اور ویدوں کے حقوق کی حفاظت کرے اس گروہ میں اتفاق و یکجہتی کی خوبیاں پیدا کرے اور باہمی ربط و ضبط کے ساتھ ابناء وطن کی جو خدمات یہ گروہ انجام دے سکتا ہے ان کے سرانجام پر اسے توجہ دلائے۔

ابتک اس کانفرنس کے دو اجلاس ہو چکے ہیں ہر ایک اجلاس کی روئداد میں نہایت دلچسپ اور مفید مختلف مضامین ہیں ملک کے ممتاز حکیموں اور ویدوں کی تحریرات ان کے تجربات اور اتحاد پر نیز کانفرنس کی ہمدردی میں ملک کے سربرآوردہ حضرات کے خیالات اور کئی شعراء کی پُراثر اور دل آویز نظمیں ہیں غرض اُردو لٹریچر میں یہ رُوئدادیں ایک جدید اضافہ ہیں اور ان کا مطالعہ ہر ایک طبیب اور وید بلکہ اُردو کے تمام تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے دلچسپ اور مفید ہے۔ غالباً اجلاس اول کی روئداد آپکی نظر سے گذری ہوگی اور اجلاس دوم منعقدہ لکھنؤ کی روئداد ہے کے ملاحظہ کا جناب کو شوق اور انتظار ہوگا یہ روئداد بھی طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے اگر آپ بہ ادائے فیس ممبری صرسالانہ کانفرنس کی ممبری قبول فرما دیں تو یہ روئداد بلاقیمت جناب کی خدمت میں پیش کی جائے اور اس کے علاوہ اور دوسرے کاغذات بھی جو کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی کارروائیوں کے متعلق ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سچی کامیابی پر لیکچر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ احمدی - پروفیسر راج شاہی کالج

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مورخہ ۴۔ نومبر ۱۹۱۲ء بروز دوشنبہ بوقت ۷ ۱/۲ بجے شام انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف سے بعد شائع ہونے اشتہار کے محمد لائق جوبلی انسٹیٹیوشن ۲۹ میرزاپور سٹریٹ کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ و دیگر ممبران کے اظہار تجویز پر جناب مولوی منیر الزمان صاحب اسلام آبادی اڈیٹر اخبار سلطان (دہلی یہ اخبار بنگلہ ہے) نے صدارت قبول فرمائی۔ پہلے مکرمی جناب حافظ محمد امین صاحب احمدی نے سورہ کہف کا اخیر رکوع خوش الحانی کے ساتھ حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد جناب صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ میں مولوی عطاء الرحمان صاحب کو آپ لوگوں سے انٹروڈوس کرنے کو کھڑا ہوا ہوں نہ آپ کے اوصاف بیان کرنے کو۔ کیونکہ حاضرین جلسہ آپ کے نام نامی سے واقف ہوں گے۔ آپ وہ سپیکر ہیں کہ آپ کی سپیچ پر پنجاب کے دار السلطنت لاہور کے تعلیمیافتہ لوگوں نے آفریں کہا۔ اور اہل اخبار نے عزت کے ساتھ اپنے اپنے اخباروں میں لیکچر شائع کیا۔ میں صرف یہ کہنے کو کھڑا ہوا ہوں۔ کہ یہ لیکچر پولٹیکل امور پر ہے نہ کہ سیاسی اصول پر۔ بلکہ یہ جلسہ اور یہ تقریر محض مذہبی ہے امید کہ آپ لوگ خلوص دلی اور فراخ حوصلگی کے ساتھ سنیں گے۔ اور اسپر عمل کرینگے۔

مولوی عطاء الرحمان صاحب سلام مسنون کرتے ہوئے سٹیج پر کھڑے ہوئے اور قرآن مجید کی تین مختلف جگہوں سے یہ آیتیں پڑھیں۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذٰلک ھو الفوز العظیم۔ (پ ۱۱ ع ۱۲)

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون تا آخر واللہ شدید العقاب (پ ۱۰ ع ۲)

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ والتقوا الاٰیۃ

پھر حمد الٰہی کرتے ہوئے صدر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آج میری تقریر کا موضوع و مضمون سچی کامیابی ہے۔ صاحبو! دنیا میں ہر کوئی کبھی نہ کبھی اپنی کسی مراد اور مقصود پر کامیاب ہوتا رہتا ہے۔ طلباء لوگ امتحان میں۔ مقدمہ باز لوگ مقدموں میں۔ کھیلاری کھیلوں میں کامیاب ہوتے اور جیتتے ہیں اس نگاہ سے کامیابی ایک معمولی چیز ہے۔ مگر بھائیو! بڑی اور سچی کامیابی ایک نرالی اور مشکل چیز ہے اس لئے کہ وہ تدبیروں۔ کوششوں پر موقوف نہیں وہ ایمان و تقوے اللہ کے ساتھ وابستہ ہے جس کو ہم مذہبی پابندی سے تعبیر کرتے ہیں سچی کامیابی سے کوسوں دور ہے۔ وہ جو مذہب کا پابند نہیں۔ مذہب وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان دکھ اور تکلیف سے نجات پاتا ہے۔ سکھ و راحت۔ (سچی کامیابی) کا وارث بنتا ہے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ یوروپین قومیں جنھوں کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں عیش و آرام میں یہ اوروں سے زیادہ حصہ دار ہیں صاحبو! یہ لوگ یہ آیت من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم لا یبخسون۔ لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون۔ یعنے جو دنیا ہی کی زندگی و زینت کا خواہاں ہے اللہ پاک پورا کر دیتا ہے۔ ان کے اعمال کو اس دنیا میں ان کے حق میں کچھ کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں آخرت میں سوائے نار کے کچھ انھوں کا حصہ نہیں۔ پھر اس دنیا میں یہ لوگ ذرہ ذرہ سی باد حوادث سے روئی کے گالوں کی طرح ادہر سے ادہر ہو جاتے ہیں۔ ادنےٰ سے انقلاب کے گرداب سے تنکے کی طرح ڈوبتے ہوئے بہ جاتے ہیں کیا اخباروں میں نہیں پڑھتے ہو کہ سب سے زیادہ خودکشی بھی یوروپین قوم میں پائی جاتی ہے۔ اس کا سبب کیا اس کا وہی سبب ہے۔ کہ یہ لوگ حقیقی سکھ سچی کامیابی سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں۔ انھوں میں جمعیت اور استقامت نہیں۔ مومن میں ثبات اور استقلال ہوتا ہے۔ مومن پہاڑ جیسا مستحکم اور مضبوط ہوتا ہے۔ پہاڑ زمین ہو کر اپنا رُخ اپنی چوٹی برابر آسمان سے لگایا رہتا ہے۔ مومن اس دنیا میں اپنے بنی نوع کے ساتھ اور صحبت میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ مگر اس کا لَو اور گہرا تعلق بلند تر ہستی بر تر وجود کے ساتھ رہتا ہے۔ چونکہ میں آسام کا رہنے والا ہوں۔ پہاڑ میرے سامنے پر ہے اس سے میں یہ سبق حاصل کرتا ہوں۔ معزز سامعین مذہب اسلام ہمیں دولت و ثروت سے منع نہیں کرتا ہے۔ وابتغوا من فضل اللہ دولت حاصل کرنے کو کہتا ہے۔ کلوا حلالاً طیباً۔ حلال اور ستھری چیزیں کھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء کہہ کر خواہش نفسانی کے پورا کرنے کو بھی ہمیں مجاز کرتا ہے۔ مذہب اسلام سراسر یہ تعلیم دیتا ہے، کہ ہم اسم بامسمّٰی بن کر رہیں۔ یعنے ہمارا انسان دراصل اُنسان ہے۔ وہ وجود جو دو اُنس سے مرکب ہے۔ یا یہ کہو کہ دو قسم کی محبت کا مجموعہ ہے۔ پہلی قسم یہ ہے۔ کہ اس کو اپنے خالق سے پیار یعنے محبت الٰہی اس میں ہو۔ دوسرے یہ کہ شفقت علےٰ خلق اللہ۔ یعنے خدا تعالیٰ کی مخلوق سے سچی ہمدردی ہو۔ مذہب انسانی کمالات کا معراج اور ترقیات کا ذریعہ ہے۔ ماہرین و مبصرین ارتقائے انسانی کے تین قسم بیان کرتے ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاق۔ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اخلاق میں خوبی اور کمال ہے۔ اخلاق جسمانی اور ذہنی ترقیات سے بہتر اور ممتاز ہے۔ مگر یہ اخلاق کمال میں داخل نہیں جب تک مذہب اس کا ضامن نہ ہو۔ کیونکہ ایک دہریہ اور ملحد سے بھی نیک اخلاق سرزد ہوتے ہیں۔ یہ کسی تعلیم سے متاثر ہونے یا کسی قانون کے پابند ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ محض یہ فطرتی تقاضا ہوتا ہے اور بس۔ مگر درحقیقت کل عادات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ مذہبی پابندی سے انسان تمام اخلاق ذمیمہ اور عادات قبیحہ سے محترز اور مجتنب ہو جاتا ہے۔ ظاہری حکومت اور جسمانی سلطنت کے احکام و قوانین اگر انسان کو بُرے اور فحش افعال اور منکرات اور بد اقوال سے روکتے ہیں۔ تو اسی حد تک روکتے ہیں کہ کُھلم کُھلا اور برملا کوئی امر خلاف قانون اس سے سرزد نہ ہو۔ بخلاف مذہب کے پابند کے۔ ہاں مذہب اسلام کے پابند سے کہ جس کا یہ ایمان اور ایقان ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے۔ جزا و سزا کے وقت کا مالک ہے۔ یعلم ما تخفی الصدور۔ چھپی باتوں کو جانتا ہے، یعلم خائنۃ الاعین۔ آنکھوں کی چوریوں کو جانتا ہے۔ بصیر بما تعملون۔ خبیر بما تعملون۔ جو کرتے ہو اس کا دیکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ اس سے بڑھ کر نعلم ما

توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ نفس اور جی کے وسوسوں کو جاننے والا۔ گردن کی شاہ رگ سے نزدیک تر رہنے والا ہے۔ ان صفات پر ایمان رکھنے والا کب گناہ کا مرتکب ہونے والا ہے۔ جبکہ گناہ کے خیال اور ارادے سے وہ ڈرنے والا ہے۔ مذہب جذبہ کو کہتے ہیں نہ قول کو۔ وہ فعل اور عمل ہے۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔ تحقیق میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا نام مذہب اسلام ہے۔ جس میں عبد کے حرکات وسکنات اللہ پاک کے حکم اور اس کی مرضی کے ماتحت ہو جاوے۔ ہمیں اپنے مالک حقیقی کی رضا جوئی کے حصول کے لئے قرآن کا تدبر اور قرآن پر عمل ضروری اور لازمی ہے کیونکہ قرآن ہمیں تاریکی سے نکالکر روشنی میں لانے کے لئے آیا ہے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے۔ آہ آہ ہماری قوم ہے کہ قرآن پاک کو صرف اسی مطلب اسی کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ کہ جب کوئی ہم میں سے مرتا ہے۔ تو ثواب رسانی کے لئے قرآن کو غلاف سے نکالا جاتا ہے۔ مسلمانو! کیا قرآن کے نزول کا یہی منشا تھا جب میں اپنے دل میں یہ ارادہ قائم کرکے کہ رابح شاہی میں درس قرآن کی ایک کلاس کھولوں نوٹس دیا۔ تو پہلے روز بیس پچیس آدمی آئے۔ اس کے بعد لوگ گھٹتے گئے۔ میں نے ایک دن اپنے کالج کے طلبار کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ قرآن کے درس سننے کو آتے ہیں۔ قرآن کیوں نہیں لاتے ہو۔ تب سوائے ایک شخص کے جس کے پاس قرآن تھا۔ اور سبھوں کی زبان سے متفق طور پر یہ لفظ نکلا کہ ہم لوگوں کے پاس کلام اللہ نہیں ہے۔ مسلمان بورڈر اور کلام اللہ ندارد۔

صدق اللہ تعالیٰ وقال الرسول۔ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ میرے دوست مجھے کہتے ہیں کہ تم مرزا پر کیوں مرتے ہو۔ دوستو! میں میرزا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس لئے مرتا ہوں کہ میں مرزا کی پاک تعلیم اور مریدی سے اپنے آپ میں اسلام کی غیرت اور جوش پاتا ہوں۔ اگر کوئی روئے زمین کی سلطنت مجھے دے اور کہے تم اسلام اور مرزا کی اتباع سے اعراض کرو۔ عنداللہ اشھد باللہ نہ میں اسلام سے منہ موڑوں گا نہ مرزا کے دامن کو چھوڑونگا مرزا کی تعلیم کی وجہ سے قرآن کی محبت میرے دل میں ایسی رچی ہوئی ہے کہ میں بغیر کلام اللہ کے نہیں رہ سکتا ہوں۔ سفر میں ہوں تو ساتھ کلام اللہ ہے حضر میں ہوں تو کلام اللہ سے دلچسپی ہے۔ ابھی جو رابح شاہی سے کلکتہ آیا۔ تو میرے ٹرنک میں کلام اللہ ہی ساتھ آیا۔ میں مرزا صاحب جیسے راست باز کے متبعین مریدین عاشق قرآن فدائے رسول انس وجان کے کفر کو ان لوگوں کے اسلام پر ترجیح دیتا ہوں جس میں اسلامی جوش نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا پاس نہیں۔ قرآن مجید سے خبر نہیں۔ صاحبو! میں آپ لوگوں سے کیا عرض کروں۔ میں اپنی تحصیل کے وقت میں دہریت کے گڑھے میں گرنے کو تھا۔ خدا کی لاکھ لاکھ صلوات وسلام مرزا پر ہوں کہ اس کی تعلیم تصنیف وتالیفات اس کی قوت قدسی۔ قوت جاذبہ نے میری دستگیری کی۔ مجھے کھینچ کر اسلام کے منار پر کھڑا کردیا۔ میرے دوستو! تمہیں مرزا کی کتاب سے نفرت نہ ہو تم جادو کا پوڑیہ کہہ کر منہ نہ موڑو۔ آخر کلام اللہ کو سحر مبین کہا کرتے تھے۔ کتابیں دیکھو۔ خداداد عقل سے کام لو قبل اس کے کہ ہمیں کفر کی طرف منسوب کرو اپنے آپ کو مسلمان بناؤ اور قرآن پاک کو حرز جان بناؤ اور اس پر عمل کرو۔ اس کے ساتھ میرزا کی تحقیقات کرتے رہو۔ کلکتہ میں ہی آپ کے سلسلہ کے لوگ ہیں۔ انہوں سے اور انجمن احمدیہ کلکتہ کے سکرٹری صاحب سے ملا کرو۔ بھائیو اٹھو غفلت کو چھوڑو۔ دنیا کو مسلمانوں کا بندی خانہ نہ سمجھو۔ ہمیں دنیا وآخرت دونوں جگہ میں سکھ وراحت کی بشارت ہے لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یہ اٹل وعدہ ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ مگر صاحبو! یہ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ کے ماتحت میں ہے۔ ایمان اور تقوےٰ شرط ہے۔ قرآن نہیں کہتا کہ تم ذلت اور پستی میں رہو۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ عزت اللہ اور رسول اور مومنین کے لئے ہے۔ پھر ایک اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون۔ تم مت سست ہو اور مت کڑھو۔ حال یہ ہے۔ کہ تم ہی اعلےٰ اور اونچے ہو۔ کہہ کر تسلی دیتا ہے۔ مگر بھائیو ساتھ اس کے شرط یہ ہے۔ ان کنتم مومنین۔ کہ جب تم مومن رہو۔ صاحبو! قرآن کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ قرآن کو پڑھو۔ یہ کہنا کہ قرآن کی سمجھ مشکل ہے۔ نہیں نہیں مشکل نہیں اللہ پاک فرماتا ہے۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر۔ قرآن کو ذکر ونصیحت کے لئے ہم نے آسان کردیا ہے۔ قرآن کے فہم کے لئے دعا سے کام لو۔ ملاں لوگوں کا یہ کہنا کہ قرآن بغیر علم صرف ونحو سمجھا جا نہیں سکتا یہ خیال ہی خیال ہے۔ قرآن کے ہر زبان میں تراجم وتفاسیر ہوگئے ہیں اس سے کام لو۔ بہرکیف قرآن پڑھو۔ اور اس پر عمل کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک لائف اور سوانح عمری پر غور کرو۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کے بانی اور نیک اور پاک نمونہ ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ میرے پیارو! (طلبار کو مخاطب کرکے) تم اپنے نصاب کے متعلق تواریخ کو پڑھو۔ اس کے ساتھ صحابہ وخلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تواریخ اور کارنامے کا بھی مطالعہ کیا کرو۔ ضرور مطالعہ کرو۔ تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ لوگ کیسے بہادر اور صابر تھے۔ مجھے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ بار بار ارشاد فرماتے کہ بہادر مومن بنو۔ تقریر میں تحریر میں اظہار حق میں دلیر رہو۔ اس وقت میں آپ لوگوں کو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا ایک واقعہ سناتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جب ریگستان میں آپ کو فتح انطاکیہ کی خبر پہونچی۔ تب آپ فوراً سجدے میں گر پڑے اور دیر کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ کا چہرہ اور ریش مبارک آنسو آلود ہوگیا تھا۔ اور آنسو جاری تھے۔ التماس پر فرمایا۔ کہ مجھے اس وقت دو بات نے رلایا۔ ایک یہ کہ انطاکیہ عیش پسند جگہ ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری قوم عیش پسند ہو جاوے۔ دوسری بات یہ کہ فتح کے حاصل ہونے سے مسلمانوں کے دلوں میں گھمنڈ نہ آگیا ہو۔ سبحان اللہ! کیا پاک لوگ تھے کہ خوشی اور کامیابی کے وقت میں روتے اور چلاتے تھے۔ آج مسلمان ہیں کہ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں۔ ابھی جو ہلچل مچی ہے۔ اور مسلمانوں کے قبضہ سے ریاستیں سلطنتیں نکلی جارہی ہیں۔ اس کے سبب ہمارے فیما بین کے تنازع ونفاق ہیں۔ سلف صالحین کی طرح ہم لوگوں کے درمیان اتفاق اور اتحاد نہیں۔ یا یہ کہو کہ قرآن پر عمل نہیں۔ ترکی کی نازک حالت سے ہمارے

دل درد مند اور آنکھیں غمناک ہیں ہم اس کی فتح کے خواہاں ہر دم دعا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے بھائیو جہاں تک ہمیں اخبارات سے پتہ لگتا ہے۔ ہم ترکی کے عملدرآمد قرآن کے مطابق نہیں پاتے۔ یاایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا۔ اے ایمان والو جب کسی فوج کے ساتھ تم بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو۔ واذکروا اللّٰہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ اور کثرت کے ساتھ یاد الٰہی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ کیا ٹرکی اس پر عمل پیرا ہے؟ و اطیعوا اللّٰہ و رسولہ ولا تنازعوا۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع مت کرو۔ مگر ابھی تک تنازعے وقوع میں آرہے ہیں جس کا نتیجہ فتفشلوا و تذھب ریحکم بزدلے ہو جاؤ گے۔ ہوا نکل جائے گی۔ سُننے میں آرہا ہے۔ واصبروا ان اللّٰہ مع الصابرین۔ صبر و استقلال کے ساتھ کام لو۔ اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔ یہ نہیں کہ صبر و استقامت کا لحاظ نہ رکھو۔ پیچھے ہی ہٹتے جاؤ۔ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا و رئاء الناس۔ مت ہو ان کی طرح جو گھروں سے نکلتے وقت اتراتے ہیں اور لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ بلقان کے الٹی میٹم پر ترک گھمنڈ سے اور اپنے کو لوگوں کے نزدیک قوی اور طاقتور دکھلانے کے خیال سے جواب تک بھی نہیں دیئے اس کے نتیجے ظاہر ہیں۔ صاحبو! مذہب کے پابند ہو۔ قرآن شریف پر عمل کرو۔ بہادر مومن متقی ہو جاؤ۔ تب تم اولیاء اللہ کے زمرہ میں شمار کئے جاؤ گے بے خوف بے حزن ہو کر رہو گے۔ و ذالک ھو الفوز العظیم یہی بڑی کامیابی اور سچی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد صدر جلسہ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا کہ فاضل مقرر نے بہت ہی سچ کہا کہ ہم مسلمانوں میں قرآن کا علم و عمل نہیں رہا۔ فاضل سپیکر نے عقلی و نقلی دلائل سے روشن نظائر اور واضح امثال سے ثابت کر کے دکھلایا کہ جب تک مسلمانوں کا قرآن شریف پر عمل درآمد رہا۔ مسلمان و انتم الاعلون کے مصداق رہے جب عمل جاتا رہا تب انھوں کی حالت تنزل اور تسفل میں آگئی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے قرآن کریم کی حقیقت اور صداقت پر یہ بیان کیا کہ روئے زمین پر جتنی آسمانی کتابیں ہیں۔ سبھوں کو یکجا کر کے اگر آگ لگا دی جاوے یا دریا میں ڈال دی جاویں۔ تو ساری کتابیں معدوم و نابود ہو جائینگی مگر قرآن بموجب وعدہ الٰہی نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے ذریعہ جوں کا توں رہے گا۔

پھر باجازت صدر صاحب جوبلی انسٹیٹیوشن کے ایک معزز ماسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ معزز سامعین مجھے آپ لوگوں کی خدمت میں دو باتیں گذارش کرنی ہیں۔ پہلی گذارش ہم محض اس وجہ سے کہ ہمارے دوست مولوی عطاء الرحمان صاحب مرزائی ہیں ہم ان کی باتوں کو نہ سُنیں پرلے درجہ کی حماقت اور غائت درجہ کی حق پوشی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سب کی باتوں کو سُنیں اور امر بالمعروف کی بجا آوری میں کوشش کریں۔ خواہ امر حق مرزائی چھوڑ شیعہ ہی کی زبان سے کیوں نہ نکلا ہو۔ دوسری گذارش۔ ٹرکی کی موجودہ حالت پر مولوی صاحب نے جو آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ میں اپنے ذوق کے مطابق اس واقعہ کو ان آیتوں کا شان نزول سمجھتا ہوں۔ گویا کہ یہ آیتیں اب نازل ہوئی ہیں۔

حاضرین اور سامعین نے لیکچر کو نہائت ہی خواہش اور اطمینان کے ساتھ سُنا۔ صدر صاحب کے اختتام جلسہ کہنے اور سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ کے سامعین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

کیا آپ جلسہ پرچہ لینا چاہتے ہیں؟

ماہ دسمبر کا آخری پرچہ ۲۶ دسمبر کا ہے۔ لیکن تاکہ جلسہ کے کام میں ہرج نہ ہو۔ یہ پرچہ ۲۴ دسمبر منگل کی شام کو ڈاک میں ڈالنے کے واسطے طیار کیا جائے گا اسواسطے جو صاحبان یہ پرچہ قادیان میں دستی لینا چاہیں وہ پہلے سے اطلاع کر دیویں۔ تاکہ ان کا پرچہ الگ محفوظ رکھا جاوے۔

ناغہ

جلسہ کی مصروفیتوں کے سبب حسب معمول ایک پرچہ اخبار کا چھپ نہ سکے گا۔ اور اس دفعہ وہ پرچہ ۲ جنوری سنہ ۱۳ء کا ہو گا۔ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء کے بعد پھر ۹ جنوری کو پرچہ اخبار شائع ہو گا۔

رعایتی قیمت

بہ تقریب جلسہ بعض کتابوں کی قیمت میں ۲۵ دسمبر سے ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء تک رعایت کی جائے گی۔ اس کے متعلق مفصل اشتہار ۱۹ دسمبر کے اخبار کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

قیمت اخبار کی رسید

جو صاحب اپنے اخبار کی قیمت جلسہ پر دیں۔ انہیں محرر یا مینجر کی رسید دستی حاصل کرنی چاہیئے اور پھر اخبار میں دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ رسید چھپ گئی ہے۔

ڈاک

جو صاحب اپنی ڈاک معرفت دفتر بدر جلسہ میں لینا چاہیں انہیں دفتر میں اس امر کی اطلاع بذریعہ خط یا زبانی کر دینی چاہیئے۔ محرر بدر ان کا پچھلا نام و پتہ اور قادیان کا نمبر کمرہ لکھ لیگا۔ اور ڈاک ان کو پہنچا دیا کریگا۔

امام الاعظم کے مصنف کا مذہب کیا ہے؟

ہمارے دوست منشی احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات نے اس کتاب پر ایک بسیط ریویو لکھا ہے۔ میں چند اقتباسات اس رسالہ کے پیش کر کے یہ پوچھتا ہوں کہ محمد حیدر اللہ خاں درانی مقیم جلال پور جٹاں حنفی ہیں یا چکڑالوی؟ یہ مسئلہ صاف ہونے کے بعد پھر ان کے رسالہ کا جواب دیا جاوے

"اور کوئی اس لئے کہ وہ قرآن کو مجمل اور نامکمل سمجھتا ہے اور اس لئے اس کی تبیین اور تفسیر کے لئے قرآن کے سوا کسی اور کو امام تصور کرتا ہے۔ کوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخی زندگی کو قرآن کا مفسر ہونا کہتا ہے جس کا ثبوت اکثر تو کسی ایسے صحیح طریق سے جس کو قرآن رد نہ کرے اسوقت بہم پہنچانا محالات وجودی سے ہے اور کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو قرآن کا مفسر ہونا بتاتا ہے۔ اور ابو داؤد کی حدیث اوتیت الکتاب و مثلہ معہ سے سند لیتا ہے۔ جو درحقیقت حریز بن عثمان خارجی کی بنائی ہوئی حدیث ہے۔ صفحہ ۳۴

(۲) بخاری کی اپنی رائے کی وقعت خود اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے جسے امام بزدوی نے کشف الاسرار کی جلد اوّل کے صفحہ ۸ میں نقل کیا ہے کہ وہ بخارا سے ایک بکری کے دو شیر خوردوں کی نسبت رضاعت کا فتوے دینے سے بحکم ابی حفص کبیر نکالے گئے۔ صفحہ ۳۶

(۳) حالانکہ سورہ مریم میں لفظ اولٰئک الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین من ذریۃ اٰدم میں مریم بھی شریک فہرست انبیاء ہے۔ صفحہ ۴۱

(۴) ہم کہتے ہیں کہ الہامات اولیاء اللہ درحقیقت مخاطبات ربانی نہیں ہیں بلکہ وہ از جنس الہامات طبعی ہیں صفحہ ۴۲

(۵) ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص دین کا مجدد کہلانے کا مستحق ہو۔ چہ جائے کہ ہر ایک صدی کے سر پر بلا کسی شرعی دلیل کے امت کے کسی ایک عالم کو نامزد کر دیا جاوے۔ مذکورہ مردوں یا عورتوں کی نبوت میں کوئی بھی شبہ نہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ہر صدی کا

فرقان احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ برادران فخر الدین و احمد مالا باریان نے اس ٹریکٹ کو چھاپ کر شائع کیا ہے۔ ان کی اصلی زبان اردو نہیں ہے۔ مگر ٹریکٹ کے واسطے ایسا عمدہ قابل تعریف انتخاب انہوں نے کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح رض نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ یہ رسالہ بقیمت ۱ر فی نسخہ برادران موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتا ہے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

شیخ سنوسی طرابلس کے سلطان ہوگئے

مصر کے اخبارات نے اس خبر کو بڑے وثوق کے ساتھ لکھا ہے کہ شیخ سنوسی نے طرابلس کی خود مختاری کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے اور خود طرابلس سلطان بنکر غازی انور بے کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس خبر کو قسطنطنیہ میں بھی خوشی و خرمی کے ساتھ سُنا گیا ہے خدا کرے کہ یہ خبر سچ ہو۔ تاکہ طرابلس بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ مستحکم طور پر اسلامی حکومت کے زیر نگین رہے اور دشمنوں کو معلوم ہو جائے کہ ترکوں کے بعد عرب بھی ایسی طاقت رکھتے ہیں۔ کہ جو اسلام کا بول بالا کرکے رہے ہ

خدا کا شکر ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح ہونے کی جو امیدیں عیسائیوں نے لگائی تھیں۔ وہ سب غلط نکلیں اور چتلجہ پر بلگیریا والوں کو سخت شکست ہوئی۔ بلگیریا کا نقصان کثیر ہوا اور تمام دُنیا نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ چتلجہ کا فتح ہونا اور قسطنطنیہ پر بلگیریا کا قبضہ ہونا ناممکن ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ ۱۷ نومبر کو چتلجہ پر ترکی فوج کی تعداد ستر ہزار تھی لیکن آجکل ایک لاکھ تازہ دم فوج موجود ہے اور ایک ہفتہ میں اس فوج میں ۳۰ ہزار کا اضافہ اور ہو جاویگا۔ یہ بھی خبر خود یورپ کی ہے کہ صرف بلگیریا والوں کے ایک لاکھ آدمی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں زخمی اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ بلگیریا نے ۱۹۱۲ء کے بھرتی شدہ رنگروٹوں کو میدان جنگ میں بھیجدیا ہے۔ یہ بھی خبر آچکی ہے کہ ۱۹۱۳ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے تھے اور جن کی عمر ۱۷ سال کی ہے۔ اُن کو صرف ۳ ہفتے قواعد سکھا کر میدان جنگ میں بھیجدیا ہے اُس کے بعد پھر یہ خبر آئی کہ ۱۹۱۴ء میں جو رنگروٹ بھرتی ہونے والے ہیں اُن کو شروع دسمبر میں فوج میں حاضر ہونیکا حکم بھیجدیا گیا ہے۔ جن کی عمر غالباً ۱۵-۱۶ سال کی ہوگی

یہ تمام واقعات ہر ایک مسلمان کے لئے قابل اطمینان ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بلگیریا اب زیادہ عرصہ تک میدان جنگ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ ایڈریانوپل بھی خدا کے فضل سے قائم ہے اور بلگیریا والوں کی فوج نے قلعہ سے نکل کر حملہ کیا اگرچہ بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ جنگ سخت ہوئی اور ترک پسپا ہوئے بہر حال نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترک محصور نہیں ہیں بلکہ وہ خود حملہ کر رہے ہیں۔ بلگیریا والوں نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ ایڈریانوپل میں ہوائی جہاز سے گولہ باری کی گئی۔ جس سے شہر میں آگ لگی۔ اُن کا یہ بھی بیان ہے کہ ایڈریانوپل کا فتح ہونا اب آسان ہے اس عرصہ میں مانسٹر کی جنگ کے متعلق بھی بلگیریا والوں نے خبریں بھیجی ہیں جو بالکل بے بُنیاد معلوم ہوتی ہیں اس ہفتہ میں عجیب غریب خبریں آئیں کہ صلح کی گفتگو جاری ہے کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونا ناممکن ہے۔ کبھی خبر آتی ہے کہ صلح ہونے کی امید ہے بلگیریا والوں کا بیان ہے کہ ترکوں نے خود صلح کی درخواست کی ہے۔ ترکی کا بیان ہے کہ بلگیریا والوں نے صلح کی درخواست کی ہے اور واقعات شہادت دیتے ہیں کہ بلگیریا والے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ دول یورپ کے سفیروں نے بابعالی سے کہا ہے کہ صلح جلد ہو جانا لازم ہے کیونکہ یورپ کی پیچیدگیاں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں حالانکہ جنگ کا ذمہ وار ترکی نہیں ہے بلکہ ریاستہائے بلقان ہیں یا خود بعض سلاطین یورپ۔ ایسی حالت میں ترکی کو صلح کے لئے مجبور کرنا انصافاً درست نہیں ہے ترکی کے لئے یہ بہتر ہے کہ صلح نہ کرے اور کم سے کم اپنا ملک واپس لے۔

دول یورپ میں پیچیدگیاں زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ فوجوں کی تیاریاں بھی ہو رہی ہیں۔ اگرچہ مدبرین یورپ کی کوشش ہے کہ جنگ نہ ہو۔ لیکن اس وقت تک آثار ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ دول یورپ میں جنگ ضرور ہوگی۔ آئندہ ہفتہ میں جنگ کے نتائج اور سلاطین یورپ کے باہمی تعلقات پر مزید روشنی پڑیگی کہ آخر اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے مسلمانوں کے لئے یہ خبر بھی خاص مسرت کی ہے کہ اس خیال سے قسطنطنیہ فتح ہونے کے بعد مسلمان عیسائیوں کو قتل نہ کر دیں دول نے جو حفاظتی فوج قسطنطنیہ بھیجدی تھی وہ اپنے جہازات بھی پھر فوج واپس بلالے گی۔ انشاء اللہ اس ہفتہ میں جنگی جہازات بھی درہ دانیال سے واپس ہونے کی خبر آجاویگی۔ بہرحال اس ہفتے کے واقعات ہر طرح اطمینان بخش ہیں ہ

حضرت اقدس امیر المومنین کا خط

عزیز من! السلام علیکم و رحمۃ اللہ! رسالہ پہنچتا ہے۔ للعہ نقد میں نے فصیح مرحوم کو بھیجے تھے۔ جب یہ قیمت ختم ہو اور رسالہ جاری رہے تو پہلا پرچہ وی۔ پی بھیجدیں۔

معزز ناظرین! کیا اس شہادت کے ہوتے ہوئے کسی اور تحریک کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں!

مفرح یاقوتی تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مبہی - مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

---

کشتہ جریان | غربا کی درخواست منظور ہوئے تین روپیہ کے ڈھائی روپے - جریان - کثرت احتلام

ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے - خدا تعالےٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا -

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ بنا کر زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی نظر - دل کا دھڑکنا ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا نا امیدی - بیخوابی - خوف - غمگینی - نامردی - دیگر امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کو تلاش کرے جہاں سے میسر ہو ہر گز بے خوف و بےفکر نہ رہے ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچیگی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ سب کو فائدہ اٹھائے قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
نظام جان و عبد الرحمٰن کابلی - قادیان - ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

ادویات محتاج تعریف نہیں ہیں - کیونکہ ۲۸ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے اور حال فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھئے

دمہ کی دوا

دو ہی ایک خوراک سے دمہ دب جاتا ہے - تھوڑے دن کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا ہے قیمت شیشی عہ محصول ۶ ر

ای او ڈائی ز ڈ سالسہ

پوٹاس ای او ڈائی اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش ہونے کی وجہ سے باعتبار عام سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور طاقت لاتا ہے -

۱ خوراک شیشی عہ خرچ محصول ۶ ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عاار - قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عـہ روپیہ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ہے کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - **ترکیب استعمال** - پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں - تو ان کے لئے بہت مفید ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے - جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲ تولہ - قسم دوم ۸ ر تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی سیلہ اور سفید ماشی اور سوتی - تشری صافے سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر
احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ عـہ ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے -

---

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلمس

مصنفہ سر طامس بارکلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے - ۲۵۰ صفحات مجلد - قیمت مبلغ ہے ۱۲ ر فی نسخہ پختہ -

(۲) ان دی شیڈ آو اسلام در ظل اسلامی - مصنفہ ڈی بیترا وا کا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے قیمت عہ ۱۲ ر فی نسخہ - مجلد عہ

(۳) سیم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش وِمن - ترکی خواتین کے زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی بیترا وا کا - قیمت عہ ۱۲ ر پختہ

(۴) دی وڈ و وڈ کوئین - یا رانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے - مصنفہ الگزنڈر راجرس ہے - جس کا دیباچہ مشہور مشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - قیمت مبلغ ہے ۱۲ ر -

(۵) دی سیئنگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت فی نسخہ ۱۲ ار -

(۶) ایشیا اینڈ یورپ - مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ جو بہت مدت تک ایشیا میں رہ چکے ہیں - ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں کہ اس عجیب کتاب کی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں - اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں - چوتھی بار چھپی ہے قیمت مجلد مبلغ ہے ۱۲ ر -

(۷) محمد عربی اکبر (صلی اللہ علیہ وسلم - مصنفہ ایضاً - نئی کتاب ہے - مجلد قیمت ۱۲ ار

المشتہران
بلیکی اینڈ سن - لمٹیڈ
وارک ہوس - بمبئی

Blakie + Son Ld
Warwick House
Bombay